65955 ـ کیا سحری کے لیے کوئی شرعی دعاء ثابت ہے ؟

سوال

سکول میں پڑھتے وقت میرا خیال تھا کہ صرف افطاری کے لیے ہی دعاء ہے، سحری کے لیے نہیں؛ کیونکہ سحری کے وقت نیت کرنا ہوتی ہے، اور نیت بھی دل سے، لیکن میرے خاوند نے بتایا کہ سحری کے لیے بھی مخصوص دعاء ہے.
آپ سے گزارش ہے کہ اس کی وضاحت کریں کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں سنت نبویہ میں روزے دار کے لیے افطاری کے وقت پڑھنے کے لیے مخصوص دعائیں ہیں مثلا:

" ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله "

پیاس چلی جائے، اور رگیں تر ہو گئیں، اور ان شاء اللہ اجروثواب بھی ثابت ہو گیا "

روزے دار اس کے علاوہ افطاری کے وقت جو چاہے دعا کر سکتا ہے، اس لیے نہیں کہ سنت میں یہ بالنص ثابت ہیں، بلکہ اس لیے کہ یہ عبادت کے اختتام کا وقت ہے، اور اس وقت مسلمان کے لیے دعاء کرنی مشروع ہے.

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

کیا افطاری کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دعاء کرنی ثابت ہے ؟

اور اس دعا کا وقت کیا ہے، اور کیا روزے دار مؤذن کی اذان کا جواب دے یا کہ افطاری کرنے میں مشغول رہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یقینا افطاری کے وقت دعاء قبول ہونے کا وقت ہے؛ کیونکہ یہ عبادت کا انتہائی اور آخری وقت ہے، اور اس لیے بھی کہ ۔ غالبا ۔ انسان افطاری کے وقت نفسیاتی طور پر بہت کمزور ہوتا ہے، اور جب انسان نفسیاتی طور پر کمزور ہو اور اس پر رقت قلب طاری ہو تو اتنا ہی اللہ کی طرف رجوع اور انابت کرنے والا ہوتا ہے.

مشروع اور ثابت شدہ دعاء یہ ہے:

" اللهم لك صمت ، وعلى رزقك أفطرت "

اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر ہی افطار کیا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افطاری کے وقت درج ذیل دعاء بھی ثابت ہے:

" ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله "

پیاس چلی جائے، اور رگیں تر ہو گئیں، اور ان شاء اللہ اجروثواب بھی ثابت ہو گیا "

ان دونوں حدیثوں میں اگرچہ کچھ ضعف ہے، لیکن بعض اہل علم نے انہیں حسن کہا ہے، ہر حال میں جب یہ یا اس کے علاوہ کوئی اور دعاء افطاری کے وقت کرے تو یہ دعاء کی قبولیت کا وقت ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (19) سوال نمبر (341).

حدیث " ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله "

اور حدیث:

" اللهم لك صمت ، وعلى رزقك أفطرت "

کی تخریج دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (26879) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں پہلی حدیث کے ضعیف اور دوسری کے حسن ہونے کا بیان ہے، اور اس جواب میں دعاء کے متعلق شیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ کا فتوی بھی ذکر کیا گیا ہے.

لیکن سحری کے وقت کوئی خاص دعاء نہیں ہے، صرف مشروع یہی ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا جائے، اور کھانے کھا کر کھانے کے بعد پڑھی جانے والی دعا پڑھیں، جس طرح ہر کھانے کے بعد پڑھی جاتی ہے.

لیکن سحری رات کے آخری تہائی حصہ میں سحری کھانا بہتر ہے کیونکہ اس وقت آسمان دنیا پر نزول الہی ہوتا ہے، اور یہ دعاء کی قبولیت کا وقت ہے، اس طرح اگر سحری رات کے آخری حصہ میں کھائی جائے تو اس سے بھی مستفید ہوا جائیگا، اور سنت پر بھی عمل ہوگا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہمارا رب ہر رات رات کے آخری حصہ میں آسمان دنیا پر نازل ہو کر یہ پکار لگاتا ہے:

کون ہے جو مجھ سے مانگے اور دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں ؟ اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1094) صحیح مسلم حدیث نمبر (758).

چنانچہ مسلمان شخص کو اس وقت دعا کرنی چاہیے سحری کے لیے نہیں بلکہ اس لیے کہ یہ دعاء کی قبولیت کا وقت ہے.

رہا نیت کا مسئلہ تو نیت دل سے ہوتی ہے، نہ کہ زبان سے، اور پھر زبان سے نیت کے الفاظ کی ادائیگی مشروع اور جائز نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جس کے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ وہ کل روزہ رکھےگا تو اس کی نیت ہو گئی "

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (37643) اور (22909).

واللہ اعلم .